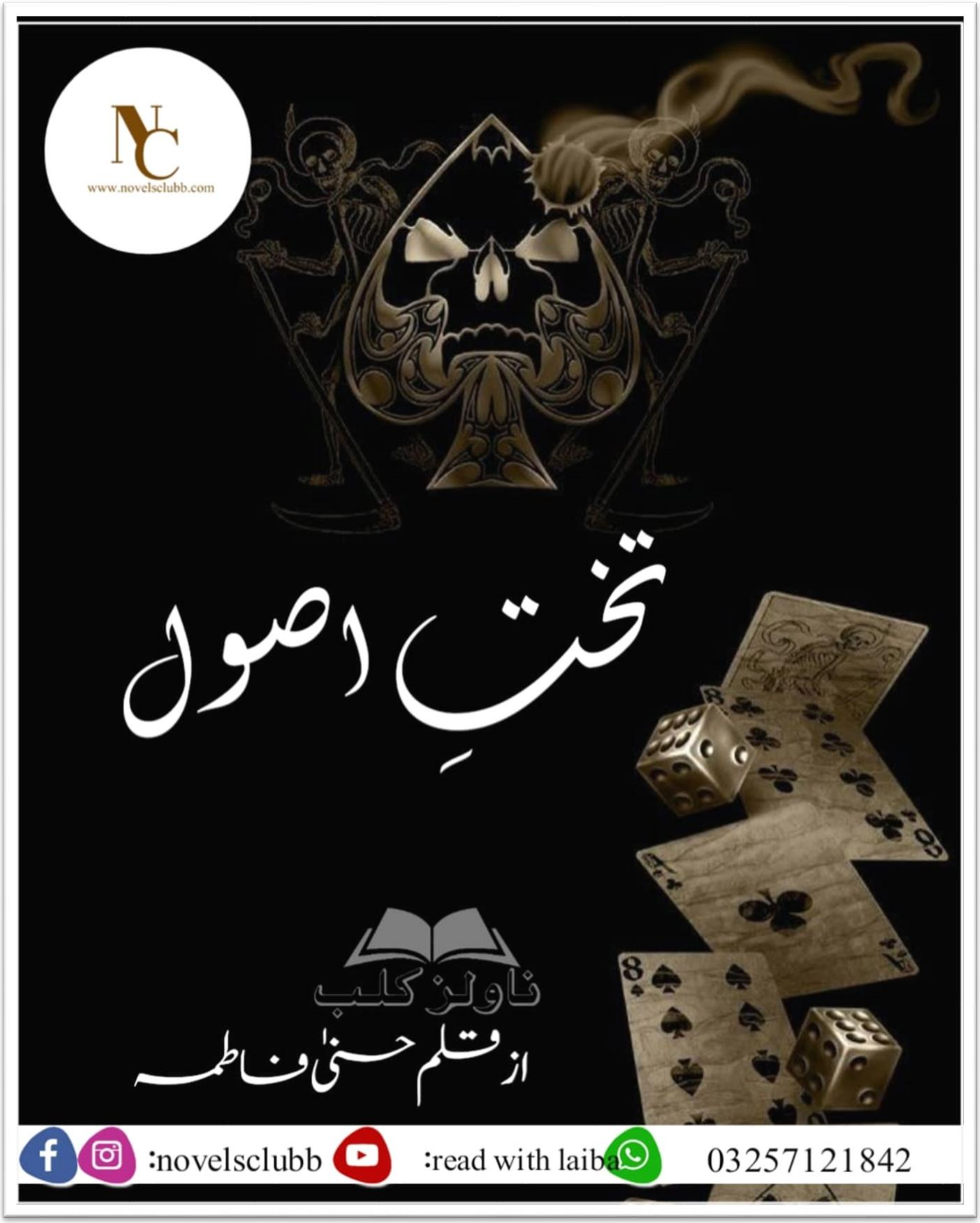
www.novelsclubb.com
تختِ اصول
ناولز کلب
از قلم حسنیٰ فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

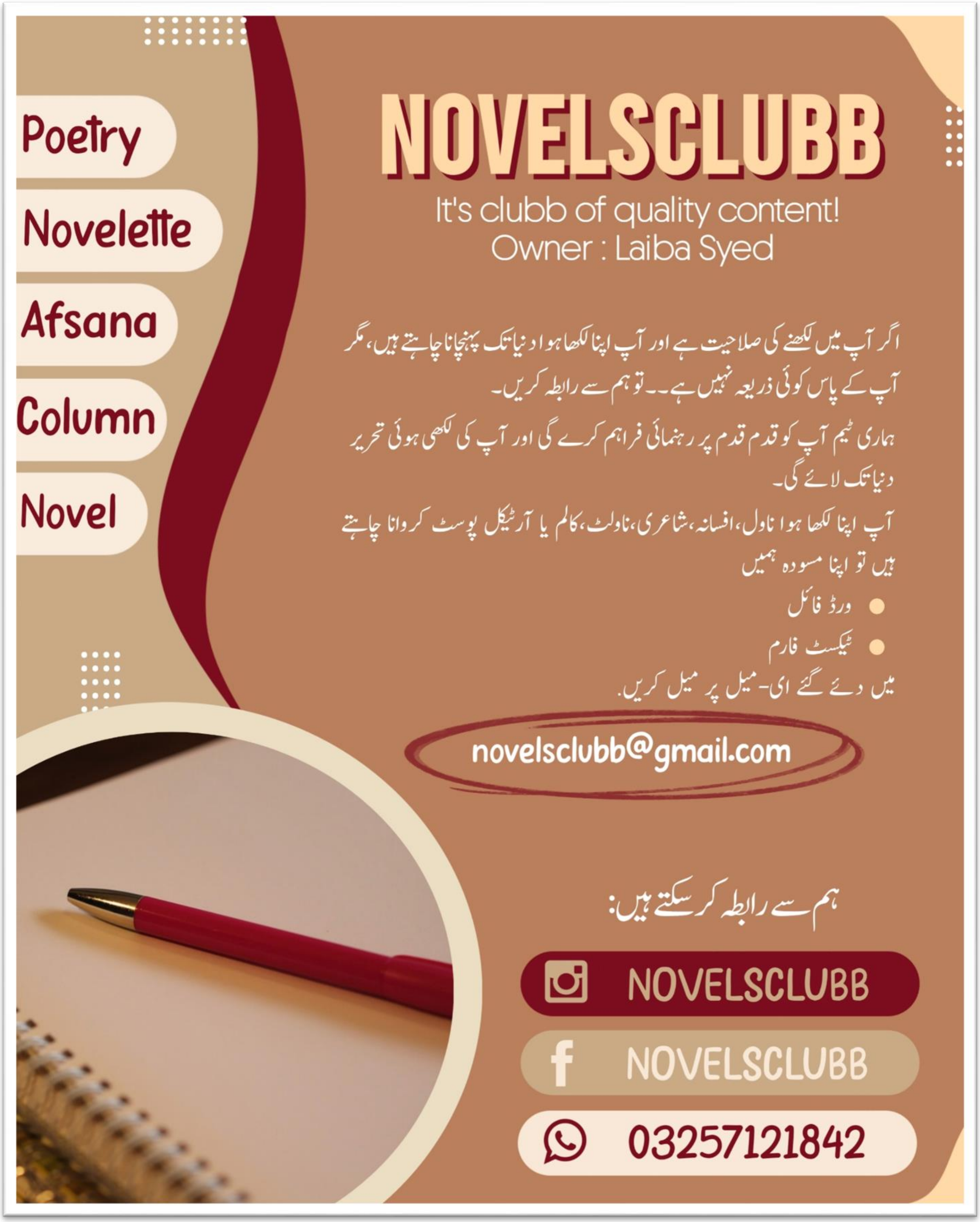
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تختِ اصول

از قلم

حسانہ فاطمہ

www.novelsclubb.com

بادلوں کی گڑگڑاہٹ سے اس کی آنکھ کھلی۔ میز پہ سر رکھ کے وہ کب سو گئی پتہ ہی نہیں چلا۔ شاید یہ دن بھر کی تھکاوٹ تھی۔ سر اٹھا کے کھڑکی سے باہر آسمان کو دیکھا جو وقفے وقفے سے گرج چمک رہا تھا۔ پھر سامنے لان دیکھا جو تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ واپس سر اٹھا کے آسمان دیکھا۔ سیاہ رات، ویسی ہی بھیانک راتوں میں سے ایک رات۔ ایسی ہی سیاہ راتوں میں سیاہ گناہ عزائم دیے جاتے ہیں۔ اس نے یہ سوچ کر اپنا سر واپس میز کی طرف کیا۔ یاد آیا وہ کوئی پرانی فائلز کا مطالعہ کر رہی تھی اور کرتے کرتے سو گئی تھی۔ وقت دیکھا تو تین بج رہے تھے۔ وہ اٹھ کے وضو کرنے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آئی۔ چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا۔ چادر لے کر وہ تہجد پڑھنے کھڑی ہو گئی۔ باہر سیاہی ویسے ہی پھیلی تھی۔ سیاہ رات میں بجلی کے چمکنے سے سڑک پہ کسی بشر کی موجودگی پتا دیتی تھی۔ جس کے ہاتھوں میں سیاہ دستانے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور وہ خود بھی سیاہ کپڑوں کی وجہ سے سیاہی کا حصہ لگ رہا تھا۔دستانے والے ہاتھوں میں سے ایک میں خنجر تھا جس پہ خون تھا۔تازہ خون۔جو سڑک پہ اپنے داغ چھوڑ رہا تھا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔

......

"امی ناشتہ دے دیں مجھ بھوک لگی ہے اور دیر بھی ہو رہی ہے"۔نہیان نے کچن کی طرف آتے ہوئے ماں کو کہا۔

"لا رہی ہوں بیٹا صبر۔"انتشار بیگم نے پیار سے کہا اور ناشتہ میز پہ رکھا۔

"ویسے امی جتنا مزہ ماں کے ہاتھوں میں ہے دنیا کے کسی کونے میں نہیں۔"نہیان نے کہا تو انتشار بیگم مسکرا دیں۔

www.novelsclubb.com

انتشار بیگم نے نہال کو آواز لگائی کہ وہ بھی ناشتہ کرلے پھر یونیورسٹی جانا ہے۔نہال پہلے ہی ناشتہ کر چکی ہو گی وہ یہ بھی جانتی تھیں۔ لیکن پھر بھی اس امید سے روز کہہ دیتی تھیں کہ شاید آج وہ ان دونوں کے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کرلے۔ لیکن آج پھر وہی جواب۔

"مما میں کر چکی ہوں۔" قدرے دھیمے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب آیا۔

انتشار بیگم سر ہلا کر رہ گئیں۔ماں کو خدا حافظ کہہ کے وہ دونوں بہن بھائی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو گئے۔سارے راستے گاڑی میں موت سی خاموشی رہی۔نہال کو یونیورسٹی اتار کر نہیان آفس چلا گیا اور زندگی کے پہیے معمول کے مطابق گھومنے لگے۔

....

www.novelsclubb.com

میسہ بیگم معمول کے مطابق تیار ہو کے ناشتہ کرنے بیٹھی تھیں جب موسیٰ طویل لاؤنج میں داخل ہوئے۔میسہ بیگم ان کو دیکھ کر طنزیہ سا ہنسیں۔موسی طویل کا دماغ خراب نہیں تھا جو صبح سویرے اپنی بیگم سے لڑنے بیٹھ جاتے۔ پچھلے 28 سالوں سے یہی چلتا آرہا تھا۔تو آج انہوں نے خاموشی کا راستہ چنا اور چپ کر کے کمرے کی جانب چل دیے۔میسہ بیگم کو دیر نہ ہو رہی ہوتی تو اپنے شوہر کی خاموشی پہ ان کا سر پھاڑ دیتیں۔ بچوں کی پرواہ کیے بغیر اپنا پرس اٹھا کے نزاکت اور اکڑ سے چلتی ہوئیں وہ باہر نکل گئیں۔

....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آسمان آج بالکل صاف تھا۔ گرمی سوانیزے پہ تھی۔ایسے میں اسلام آباد کی سڑکوں پہ معمول کے مطابق ہنگامہ تھا۔کالج کے وسیع گراؤنڈ میں بیٹھ کر وہ اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی۔اس کے بھائی کے پاس دیر سے آنے کا روز کوئی نہ کوئی بہانہ ہوتا تھا۔اسے یہی لگتا تھا۔

"مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔" منہ ہی منہ میں وہ روز کی بات آج ایک دفعہ پھر بڑبڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہدیل موسیٰ آپ کا بھائی آگیا ہے۔" گارڈ کی آواز پہ وہ اٹھ کے تیزی سے باہر کو لپکی۔ سامنے بھائی کی گاڑی تھی۔دروازہ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کر کے وہ باہر دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"معذرت، وہ ایک کلائنٹ کی طرف تھا تو دیر ہو گئی۔" ایّاد نے معذرت کی۔

"اچھا تو کلائنٹ زیادہ اہم تھا میں نہیں۔ پتہ بھی ہے کتنی گرمی ہے اور مجھے باہر گراؤنڈ میں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایک دن مر جاؤں گی پھر دیکھنا۔" عدیل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"بری بات ہدیل ایسے نہیں کہتے۔ پکا کل سے وقت پر آؤں گا۔ اور میرے لیے تم سب سے زیادہ اہم ہو۔" ایّاد نے اپنی چھوٹی بہن کو پیار سے منانے کی کوشش کی۔

"اچھا ہم کہیں باہر جا کے پاستہ کھاتے ہیں" ایّاد نے کہا کیونکہ ایک یہی چیز تھی جو ہدیل کا موڈ بہتر کر سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے چلیں۔" کدھر کا غصہ کہاں کی ناراضگی۔ کھانا ہے تو زندگی ہے۔

ان کو یہیں چھوڑ کر اب ہم اسلام آباد کی ایک معروف یونیورسٹی میں چلتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"یار میم آیت کو تم لوگوں نے دے دی اسائنمنٹ؟" فریحہ نے ضلعے اور نہال سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں دے دی ہے کیوں۔" ضلے نے پوچھا۔

"ایسے ہی۔" فریحہ نے کندھے اچکائے۔

"اچھا مجھے نکلنا ہے کل ملتے ہیں خدا حافظ۔" نہال نے جلدی جلدی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی۔" ضلے نے حیران ہو کر کہا۔

"اور ہماری تولیب بھی رہتی ہے ابھی۔" فریحہ نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں پتہ ہے لیکن میرا جانا ضروری ہے۔" یہ کہہ کے نہال ان کی سنے بغیر یونیورسٹی سے نکل آئی۔ باہر آئی تو جدوہ اس کے انتظار میں کھڑی تھی۔

"شکر تم آگئی مجھے تو لگا تم قیامت تک آؤ گی۔" جدوہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک کیفے کے باہر رکی۔ دونوں باہر نکلنے لگیں جب نہال نے جدوہ سے کہا

"موبائل گاڑی میں رکھ کے جانا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جدوہ نے بنا سوال کیے موبائل گاڑی میں رکھ دیا۔ وہ دونوں کیفے میں آکر ایک کونے والی میز پہ

بیٹھ گئیں اور کافی کا آرڈر دیا۔

"تم نے فائل اسٹڈی کی۔" جدوہ نے نہال سے پوچھا۔

"ہاں کی تھی۔" نہال نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں کیا سمجھ آیا۔" جدوہ نے پوچھا۔

"یہی کہ جتنے انسپیکٹرز کا قتل ہوا ہے ان کے قتل سے پہلے کی سرگرمیاں ایک جیسی ہیں۔"

نہال نے کہا۔

"وہ کیسے۔" جدوہ نے پوچھا۔

"دیکھو جو بھی انسپیکٹر نے کیس 104 کو پکڑا اور حل کرنے کی کوشش کی وہ سب قتل ہوئے پہلی بات۔ دوسری بات، قتل سے پہلے سارے انسپیکٹرز کے موبائل کی لوکیشن ایک مخصوص جگہ کی ہے۔ تیسری بات، سر عامش نے بھی یہ کیس کو پکڑا تھا اور ان کے موبائل کی لوکیشن بھی اس مخصوص جگہ پر جاتی ہے لیکن وہاں سے واپس آکے سر عامش نے کیس کو چھوڑ دیا تھا اور ان کا قتل نہیں ہوا۔" نہال نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا ہوتا تو سر عامش ہمیں بتاتے نا۔" جدوہ نے ابرو اچکائے۔

"میں زیادہ تو کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن جب سر عامش نے یہ کیس چھوڑ دیا تھا تو ان کا قتل نہیں ہوا جبکہ باقی انسپیکٹرز نے یہ کیس وہاں سے آگے نہیں چھوڑا تھا تو وہ مارے گئے۔" نہال نے کہا۔

"اس کا مطلب سر عامش بہت کچھ جانتے ہیں اور بتا نہیں رہے۔" جدوہ نے حیرانگی سے کہا۔

"ہمم۔" نہال نے گم سم لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیا سوچ رہی ہو۔" جدوہ نے اس کے چہرے کو دیکھ کے کہا جو سمندر کی گہرائیوں میں لگتا تھا

۔

"کچھ نہیں چلو چلتے ہیں۔" نہال نے سر جھٹکتے ہوئے کافی کا خالی کپ میز پہ رکھا اور اٹھ کھڑی

ہوئی۔ جدوہ نے بھی اس کی پیروی کی۔

www.novelsclubb.com

....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کے سائے ہر طرف پھیل رہے تھے۔ دن بھر اڑانے بھر کے پرندے تھک ہار کے اپنے گھروں کو جارہے تھے۔ایسے میں گھنے درختوں میں ایک بندہ بشر ہاتھ میں ننھا سا چاقو پکڑے جا رہا تھا۔ یہ شکاری کے شکار کا وقت تھا۔اس کے بھاری قدموں سے زمین پہ پڑے پتے سسکا اٹھتے تھے۔ لیکن وہ ایسا ہی تھا۔ ظالم۔ سفاک۔ایک جگہ وہ رک گیا اور ہلکا سا مسکرایا۔ یہ اس کے دن کے پسندیدہ اوقات تھے۔ سامنے ایک بوسیدہ مکان تھا۔ چرچراہٹ کے ساتھ اس مکان کا دروازہ کھولا گیا۔ قدم اندر رکھے گئے۔ سامنے ہی ایک کرسی پہ ایک آدمی تھا۔ شکل سے 32 33 سال کا لگتا تھا۔اپنے سامنے ایک آدمی کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کے اس کی آنکھیں خوف سے باہر ابل آئیں۔

www.novelsclubb.com

"مم مجھے جانے دو میرا کیا قصور ہے۔"لرزے ہوئے لہجے میں اس سے اتنا ہی کہا گیا۔

"یہ کالی آنکھیں۔"جواب آیا۔

اور پھر وہ ننھا سا چاقو دھیرے دھیرے نس پہ چلایا گیا اور ساتھ قہقہا لگایا گیا۔خون کا فوارہ اس کے کپڑوں کو رنگین کر گیا تھا۔لیکن وہاں کسے پرواہ تھی۔رات کے اندھیرے میں ویسے بھی سب ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔اپنا قیمتی چاقو اٹھا کے وہ پیچھے اس نوجوان کو تڑپتا چھوڑ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

....

نہال گھر دیر سے آئی تھی اور آ کے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔اب بھی وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال تولیے سے سکھا رہی تھی۔ سوچیں ساتھ جاری تھیں۔ وہ شکل سے پٹھانی لگتی تھی لیکن تھی نہیں۔اس کا سفید رنگ، گلابی گال اس کو پٹھانے ہی دکھاتے تھے۔ لیکن اس کے چہرے پہ مہاسے تھے۔اب وہ اپنا خیال رکھنا چھوڑ چکی تھی۔اس لیے تھوڑے زیادہ ہو گئے تھے۔وہ گہری سوچوں میں ڈوبی تھی جب اس کو پاؤں کے پاس کچھ محسوس ہوا۔دیکھا تو اس کی بلی فلورا تھی۔نہال نے فلورا کو گود میں اٹھالیا اور پیار کرنے لگی۔فلورا وہ واحد تھی جسے نہال اپنی ہر خفیہ بات بتاتی تھی۔وہ اس کے دکھ درد اور تنہائیوں کی ساتھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بی بی جی کھانا کھالیں۔" آئی جی نے نہال کو کہا۔

"اوہو آئی جی آپ مجھے میرے نام سے بلایا کریں۔ میں کتنی چھوٹی ہوں آپ سے۔" نہال نے منہ بنایا۔

"اچھا بیٹا نام سے بلالوں گی آجاؤ کھانا کھالو اب۔" آئی جی نے مسکرا کے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہال آئی جی کے ساتھ نیچے آگئی۔ڈائننگ پہ نیہان،انتشار بیگم پہلے ہی موجود تھے۔ نہال بیٹھی تو کھانا شروع کیا گیا۔کھانا بے حد خاموشی سے کھایا گیا۔

"کھانا کھا کر میری بات سننا نہال۔"انتشار بیگم نے اٹھتے ہوئے نہال کو کہا۔

"جی مما۔"نہال نے سر ہلایا۔

"آئی جی ایک کپ کافی میری اسٹڈیز میں بھجوادیں۔"نیہان نے کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

نہال نے دروازے پہ دستک دی اور اجازت ملنے پہ اندر آگئی۔

"دیکھو بیٹا میں بات گھما کے کرنے والوں میں سے نہیں۔سیدھی بات کروں گی۔"انتشار بیگم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی مما۔"نہال نے سر ہلایا۔

"تمہارا بھائی چاہتا ہے تم یہ جو سب کر رہی ہو چھوڑ دو۔"انتشار بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مما ہم یہ بات پہلے بھی بہت دفعہ کر چکے ہیں۔اگر نیہان اپنی زندگی اپنے طرز کے مطابق گزار رہا ہے تو مجھے بھی پورا حق ہے۔ پلیز آپ آئندہ یہ بات نہیں کریں گی مجھ سے۔"نہال نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک۔"انتشار بیگم نے لفظی جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

نہال اٹھ کے آگئی۔ زندگی ہمیں کیسے بدلے گی یہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں پتہ ہوتا۔ کچھ

حقیقتوں نے نہال کو سرتا پیر بدل دیا تھا لیکن وہ پھر بھی پر سکون تھی کیونکہ اس کا رب اس کے

ساتھ تھا۔

....

www.novelsclubb.com

روز کی طرح آج پھر اِیّاد اور ہدیل بیڈ منٹن کھیل رہے تھے۔ان دونوں کی کھلکھلاہٹیں ماں باپ

کے جھگڑے کے شور میں مل رہی تھیں لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔جب سے ان دونوں نے

ہوش سنبھالا تھا یہ سب ہی دیکھا تھا۔نہ ماں نہ باپ نے کبھی فکر کی۔در بدر کتنی ٹھوکر کھائیں۔

راتیں کہاں گزاریں۔اگر دو تین دن گھر نہ دیکھتے تو پوچھ لیتے کدھر ہو ورنہ اولاد مر گئی یا زندہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے یہ ان والدین کو کسی نے نہیں سکھایا تھا۔اس لیے وقت کے ساتھ ساتھ ایاّد نے ہدیل کو بھی

ٹرینڈ کر دیا تھا اور وہ دونوں خوش تھے اب۔

......

کوئی گہری سوچ میں تھا تو کوئی ہنستا ہوا کھیل رہا تھا۔زندگی معمول کی ڈگر پہ چل رہی تھی۔کسی کو

کیا پتا تھا آنے والا وقت کتنا بھیانک ہونا ہے اور زندگی کتنی معمولی ہے۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے......

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842